ہر شخص قرآن کریم سیکھنے کی کوشش کرے

(فرمودہ ۲- اکتوبر ۱۹۱۴ء)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت کی تلاوت کی:-

وَ مِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ [1]

پھر فرمایا:-

بہت لوگ اللہ تعالیٰ کے کلام کی حقیقت کو نہیں سمجھتے اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے دل میں خداتعالیٰ کے کلام کی حقیقت سمجھے کی خواہش بھی پیدا نہیں ہوتی۔ اگر کسی دوست کسی رشتہ دار یا کسی عزیز کا خط آجائے تو لوگ بڑی توجہ اور خوشی سے اس کو پڑھتے ہیں اور اگر خود پڑھنا نہ آتا ہو تو اس کے پڑھوانے کیلئے بھاگے بھاگے پھرتے ہیں اور کئی کئی میل پر بھی جاتے ہیں۔ اور پڑھوا کر سنتے ہیں۔

اَن پڑھوں کو تو دیکھا ہے کہ ایک دفعہ کے سننے سے ان کی تسلی نہیں ہوتی بلکہ کئی کئی آدمیوں سے پڑھواتے اور سنتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کلام آیا خداتعالیٰ کی طرف سے ایک کتاب آئی احکم الحاکمین کے طرف سے ایک خط آیا۔ مگر اس کے پڑھنے اور پڑھوا کر سننے کی طرف بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ باپ، بھائی، عزیز، دوست، خاوند، بیوی کا خط ہو تو لوگ فوراً پڑھتے ہیں یا اگر نہیں پڑھ سکتے تو کسی سے پڑھواتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کا کلام ان کے پاس پڑا رہتا ہے اس کو دیکھتے بھی نہیں اس کی وجہ یہ نہیں کہ وہ اُسے جھوٹا سمجھتے ہیں یا بناوٹ اور فریب خیال کرتے ہیں بلکہ وہ اس بات کا پختہ یقین رکھ کر کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ پھر

بھی توجہ نہیں کرتے- لاکھوں لاکھ ایسے مسلمان جن کے گھروں میں قرآن مجید ہو گا ہی نہیں- پھر لاکھوں لاکھ ایسے ہیں جنہوں نے اگر گھروں میں قرآن رکھا ہوا ہے تو کبھی اس کی طرف دیکھا بھی نہیں اور طاق پر پڑے پڑے اس پر گرد جم گیا ہے- پھر لاکھوں لاکھ ایسے ہیں کہ اگر قرآن پڑھتے ہیں تو ایسے رنگ میں کہ معنی نہیں جانتے- اور اس طوطے سے زیادہ ان کے پڑھنے کی حقیقت نہیں ہوتی جو خود ہی متکلم اور خود ہی مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ "میاں مٹھو چوری کھائی ہے" وہ قرآن پڑھتے ہیں- لیکن پڑھنے میں انہیں کوئی لطف اور مزا نہیں آتا نہ ان کی تسلی ہوتی ہے- نہ انہیں قرآن سے محبت پیدا ہوتی ہے- بلکہ یونہی ورق اُلٹتے جاتے ہیں ان کے دل میں یہ وہم بھی نہیں ہوتا کہ ہم محبت' شوق اور عمل کرنے کے ارادہ سے قرآن کو پڑھتے ہیں وہ ایک قصہ یا وظیفہ سمجھ کر پڑھتے ہیں-

مَیں نے سنا ہے کہ لوگوں میں بعض ایسے وظیفے مشہور ہیں جن کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ ان کے پڑھنے سے مال و دولت بڑھتی ہے لیکن یہ وظیفے ایسے لغو اور بے معنی ہوتے ہیں کہ ان کے الفاظ کے کچھ معنی ہی نہیں بنتے لیکن پھر بھی لوگ ان کے مفید ہونے کا اعتقاد رکھ کر ان کو رٹتے رہتے ہیں- اسی طرح لوگ قرآن پڑھتے ہیں جو کہ ان کے نزدیک ایک بے معنی الفاظ کا وظیفہ ہوتا ہے- اللہ! مسلمان اور وہ مسلمان جن کی کتاب میں اس بات پر حیرت ظاہر کی گئی ہو اور اللہ نے یہود پر یہ الزام لگایا ہو کہ یہودی بھی کوئی حیثیت رکھتے ہیں- یہ تو ایک ایسی جماعت ہے جو کہ توریت کے معنی نہیں سمجھتی انہوں نے تو اپنے خیالات کو ہی مذہب بنایا ہوا ہے اور نہیں جانتے کہ مذہب ہوتا کیا ہے- انہوں نے سن لیا کہ ہم موسیٰ (علیہ السلام) کی امت ہیں اس لئے یہودی کہلانے لگ گئے- انہیں تو کتاب کا علم ہی نہیں اور یہ اسے سمجھتے ہی نہیں انہوں نے کچھ جھوٹ موٹ باتیں سنی ہوئی ہیں یا جو انکے اپنے خیالات ہیں انہی پر ان کے مذہب کا دارومدار ہے-

اب مسلمانوں کے مذہب کا دارومدار بھی روایات اور خیالات پر آگیا ہے- قرآن مجید نے جو اعتراض یہود پر کیا تھا' کیا آج مسلمانوں کے گھروں میں وہ بات صادق نہیں آرہی- مَیں نہیں سمجھتا کہ مسلمانوں میں سے ایک فیصدی بھی قرآن پڑھنے والے ہوں گے اور مَیں نہیں یقین کرتا کہ لاکھ میں سے پانچ بھی ایسے ہوں گے جو قرآن شریف کے معنی جانتے ہوں گے- یہاں اتنے آدمی بیٹھے ہیں ان میں سے بھی نصف کے قریب ایسے نکلیں گے جو ترجمہ نہیں

جانتے۔ حالانکہ یہاں اس قدر قرآن شریف پڑھایا جاتا ہے کہ دنیا کے صفحہ پر اور کسی جگہ نہیں پڑھایا جاتا۔ تو مسلمانوں کا ایک کثیر حصہ ایسا ہے جو نہیں جانتا کہ قرآن میں کیا لکھا ہے۔ لیکن پھر بھی وہ کہتے ہیں کہ "ہم مسلمان ہیں"۔ "ہم جنت میں جائیں گے"۔ کیا اُنہوں نے مسلمانوں کے گھر پیدا ہو کر جنت میں جانے کا ٹھیکہ لے لیا ہے؟ ان کا مذہب محض سنی سنائی باتوں' روایتوں اور خیالات پر رہ گیا ہے جو کچھ مولوی انہیں سناتے ہیں وہی مان لیتے ہیں۔ ایک دوست نے سنایا کہ کچھ مسلمانوں میں بحث ہو رہی تھی کہ مسلمین کے کیا معنی ہیں اور مسلم کے کیا؟ تو آخر یہ فیصلہ ہوا کہ مسلمین وہ ہوتے ہیں جو پرانے ہوں اور مسلمان وہ جو نَومسلم ہوں۔ تو مسلمان عربی زبان سے اتنے ناواقف ہو چکے ہیں کہ یہ بھی نہیں جانتے کہ آ سے پڑھا جائے تو اور معنی ہونے اور ی پڑھا جائے تو اور۔ اکثر مسلمان تو صحیح معنوں میں یہ بھی نہیں جانتے کہ قرآن کیا ہے اور دین کیا ہوتا ہے۔ آیا کوئی خدا سے کتاب آئی بھی ہے یا نہیں۔ اور اگر آئی ہے تو اس کا مطلب کیا ہے۔ کسی گاؤں میں جاکر پوچھ لو وہاں ایسے ایسے شریعت کے مسئلے رائج ہوں گے جن کو سن کر حیرت آجائے گی۔ نئی سے نئی شریعتیں بنی ہوئی ہیں اور مُلاّلوگ جھٹ پٹ نیا مسئلہ گھڑ دیتے ہیں۔ ایک مدت سے مجھے ایک مسئلہ حیران کر رہا ہے اور کئی خطوط آچکے ہیں کہ مَیں نے فلاں کام کیا تھا۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ تمہارا نکاح ٹوٹ گیا ہے۔ نہ معلوم ہر ایک کام کو نکاح سے کیا تعلق ہے کہ جھٹ ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن مولوی کچھ نہ کچھ تعلق نکال ہی لیتے ہیں اور عجیب و غریب شریعت کے مسئلے بنا لیتے ہیں۔ مگر بڑے شرم کی بات ہے کہ قرآن شریف نے تو یہود پر اعتراض کیا تھا کہ کتاب نہیں جانتے یعنی یہ نہیں جانتے کہ اس میں کیا لکھا ہے ان کے نہ جاننے کی وجہ یہ تھی کہ اصل توریت عبرانی زبان میں تھی اور یہود عبرانی سے بہت کم واقف ہے کیونکہ وہ بہت کم بولی جاتی تھی اس لئے متروک ہوگئی۔ مگر تعجب ہے کہ عربی تو بڑی کثرت سے بولی جاتی ہے۔ عرب میں' مصر میں' طرابلس میں' مراکش میں' الجیریا میں' ٹیونس میں عربی زبان ہی بولی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ اور بہت سے علاقے ہیں جہاں کی زبان عربی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو قرآن شریف سمجھنے کیلئے وہ دقتیں نہ تھیں جو یہود کو تھیں لیکن پھر بھی یہود کی نسبت خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایسی ردّی قوم ہے کہ نہیں جانتی کہ کتاب میں کیا لکھا ہوا ہے اور اپنے خیالات پر چل رہی ہے۔ مگر آج کل مسلمانوں کی حالت ان سے بھی بد تر ہو چکی ہے۔ ہر ایک گاؤں اور شہر میں الگ الگ

اسلام بن گیا ہے جو کہ بہت افسوس اور شرم کی بات ہے۔ کیا فائدہ ہے اس مسلمان کے جینے کو جو مسلم کہلاتا ہے مگر باوجود مسلم کہلانے کے نہیں جانتا کہ مسلم کے معنی کیا ہیں۔ مسلم کہلانا مگر ایک دفعہ بھی اس کتاب کے پڑھنے کی طرف توجہ نہ کرنا جس کو خدا تعالیٰ نے لوگوں کے مسلم بنانے کیلئے بھیجا ہے۔ تو کیوں پھر مسلمان اس مندرجہ بالا آیت کے مصداق نہ ہوں۔

ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہیئے کہ خواہ کوئی اسّی برس کا بوڑھا ہی کیوں نہ ہو۔ پھر بھی قرآن کریم کے پڑھنے اور معنی سیکھنے کی کوشش کرے۔ کون کہتا ہے کہ بڑی عمر میں پڑھا نہیں جاتا جس طرح وہ دنیا کے کاموں میں محنت کرتے اور مشکلات اُٹھاتے ہیں اور وقت صرف کرتے ہیں اگر اس کا نصف حصہ بھی قرآن شریف کے سیکھنے میں لگائیں تو سیکھ سکتے ہیں۔ یہ ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ کم از کم قرآن شریف کا تو ترجمہ پڑھ لے اور انسان اور باخدا انسان بنے نہ کہ میاں مٹھو بنے۔ قرآن شریف کے معنی نہ سمجھنا اور یونہی پڑھنا میاں مٹّھو بننا ہے۔ پس تم ترجمہ سیکھو اور معنی اور مطلب سمجھو تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کیا حکم دیتا ہے، تم قرآن کے بامعنی پڑھنے کی کوشش کرو۔ یہود کی طرح نہ بنو کیونکہ یہ صفت یہود کی ہے کہ توریت ان کے پاس موجود تھی مگر وہ اس کے معنی نہیں جانتے تھے۔ تم مسلمان بنو اور مسلمان ہو کر قرآن کے معنے سیکھو جب سیکھ جاؤ گے تو اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرو گے اور جب عمل کرو گے تو خدا تعالیٰ کے مقرب بن جاؤ گے۔ اپنا وقت نکال کر بوڑھے، جوان، عورتیں بچے قرآن سیکھیں اور جہاں موقع پائیں کوتاہی نہ کریں احمدی جماعت کو شرم کرنی چاہیئے کہ ابھی تک بہت حصہ نے قرآن نہیں سیکھا۔ ہمارے لئے دقّتیں بھی ہیں کہ احمدی بڑی عمر کے لوگ ہوتے ہیں جن کی تربیت اور پڑھنے کا زمانہ گزر چکا ہوتا ہے۔ مگر صحابہ میں ایسے آدمی پائے جاتے ہیں جنہوں نے بڑی عمر میں ہی دوسرے مذاہب کی کتابوں کو پڑھ کر فائدہ اُٹھایا۔

انگلستان میں ایک لاطینی زبان کا بڑا ماہر ہوا ہے۔ جس نے ستّر برس کی عمر میں علم سیکھا تھا۔ تو تم قرآن کا ترجمہ سیکھو تاکہ خدا تعالیٰ کی وعید میں نہ آؤ۔ جن کو قرآن آتا ہے وہ دوسروں کو پڑھانے کی کوشش کریں اور جن کو نہیں آتا وہ پڑھنے کی کریں۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے کی وجہ یہی تھی کہ لوگ یہودی ہوگئے تھے۔ اگر آپ کے آنے کے بعد بھی کوئی یہودی رہتا ہے تو وہ آپ کی بعثت کی غرض سے بالکل بے بہرہ ہے۔ صحابہ کرام ؓ

سب مسائل سے واقف تھے اگر کوئی کہے کہ وہ عربی زبان جانتے تھے اس لئے مسائل سے واقف ہوگئے تھے تو یہ بھی ٹھیک نہیں۔ اب عربوں کو جاکر دیکھ لو کہ قطعاً قرآن نہیں جانتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے تھے کہ ایک عالم نے زندہ جانور کا گوشت کاٹ کر پکالیا۔ مَیں نے شکایت کی تو شریف مکہ نے کہا یہاں مکہ میں تو ایسے آدمی رہتے ہیں جو کہ صحیح کلمہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔ تم جو احمد کی طرف منسوب کئے جاتے ہو ایسے بن جاؤ کہ مکمل احمدی اور محمدی ہوجاؤ ورنہ اگر محمدی ہونا کسی کیلئے مفید نہیں ہوسکا تو احمدی ہونا کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ خداتعالیٰ کی کتاب سیکھو اور اس پر عمل کرو۔ خداتعالیٰ تم سب کو اس بات کی توفیق دے۔ آمین۔

(الفضل ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء)

لے البقرۃ:۷۹